28

دُعاؤں میں لگے رہو کہ اللہ تعالیٰ اسلام کی مضبوطی کے زیادہ سے زیادہ سامان پیدا کرے

عیسائیت کا مقابلہ کرنا ہمارا سب سے مقدّم فرض ہے

(فرمودہ 3/اکتوبر 1958ء بمقام نخلہ)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے سورۃ النّاس کی تلاوت فرمائی اور پھر فرمایا:

''تینوں قُلْ جو قرآن شریف کے آخر میں آئے ہیں یہ درحقیقت سورۃ فاتحہ کی تشریح کے طور پر ہیں۔ یوں تو سارا قرآن ہی سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے لیکن خصوصیت سے وہ تینوں قُلْ جو قرآن کریم کے آخر میں آئے ہیں ان میں آخری زمانہ میں پیدا ہونے والے مفاسد اور خرابیوں کی خبر دی گی ہے۔ چنانچہ انہی سورتوں میں سے ایک یہ سورۃ الناس بھی ہے جس کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں کئی قسم کے فتنے پیدا ہوں گے۔

ایک فتنہ تو اللہ تعالیٰ کے رب العالمین ہونے کے مقابلہ میں اُٹھے گا یعنی لوگ روپے دے دے کر ایمان خریدنا شروع کر دیں گے۔ چنانچہ دیکھ لو عیسائیوں نے ہمارے ملک میں لوگوں کو روپے دے دے کر ہی ادنیٰ اقوام کو خریدنا شروع کیا تھا۔ انہوں نے ان کے بچوں کو تعلیم دلائی، ان کی عورتوں

کونرسنگ سکھائی اور اس طرح انہیں عیسائی بنالیا۔

دوسرا فتنہ اِلٰہِ النَّاسِ 1 کے مقابلہ میں پیدا ہوگا اور پادری وغیرہ جو خرابیاں پیدا کریں گے اور دلوں میں شبہات ڈالیں گے اس میں بعض مسلمان اُن کی مدد کریں گے۔ چنانچہ عیسائیوں نے اگر حضرت مسیحؑ کو خدا قرار دیا تھا تو مسلمانوں نے بھی اسے آسمان پر چڑھا دیا اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ وہ فوت نہیں ہوئے۔

تیسرا فتنہ جس کی اِس سورۃ میں خبر دی گئی تھی وہ فلسفیوں کا فتنہ تھا اور بتایا گیا تھا کہ وہ آپ تو پیچھے ہٹ کر رہیں گے مگر کالجوں میں تعلیم حاصل کرنے والے لڑکوں کے لیے وہ ایسی کتابیں لکھیں گے جو اُن کے دلوں میں زہریلے خیالات پیدا کر دیں گی۔ ان کے لیے تو عیسائیت بھی باطل مذہب ہوگا اور اسلام بھی۔ مگر وہ در پردہ اسلام پر اعتراض کریں گے اور کتابیں لکھ لکھ کر سکولوں اور کالجوں کے لڑکوں کو خراب کرنے کی کوشش کریں گے۔

غلام حسین ہدایت اللہ جو سندھ کے گورنر تھے انہوں نے ایک دفعہ بیان کیا کہ میرے سامنے ایک دفعہ حضرت مرزا صاحب کا ذکر ہوا تو کسی نے آپ پر اعتراض کر دیا۔ میں نے اُسے کہا کہ میاں! تم جوان ہو اور پرانے حالات کا تمہیں علم نہیں۔ میری اپنی یہ حالت تھی کہ میں عیسائی ہونے لگا تھا کہ اچانک میں نے مرزا صاحب کی کتابیں پڑھیں اور میں عیسائی ہونے سے بچ گیا۔ غرض عیسائیوں نے کالج بنا بنا کر نوجوانوں کو عیسائیت کی طرف مائل کیا۔

پس ہمارا سب سے مقدّم فرض یہ ہے کہ ہم عیسائیت کا مقابلہ کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے عیسائیت کا مقابلہ کرنے کے لیے مبعوث کیا ہے جو مذہبی عقائد اور مذہبی خیالات میں ابتری اور فساد پیدا کرنے کا موجب بنتی ہے 2 اور اِسی فتنہ کا وہ حصہ جو سیاسی حالات اور سیاسی امن کو برباد کرنے کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اس کو بھڑکانے والوں کا نام یاجوج ماجوج رکھا گیا ہے جو برطانیہ، امریکہ اور روس ہیں۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ دجّال آسمان سے پانی برسائے گا جس کے معنے تھے کہ وہ لوگوں کو رزق دے گا۔ 3 چنانچہ اب بھی جو لوگ عیسائی ہو جائیں اُن کو مالی امداد دی جاتی ہے اور ان کا کھانے پینے کا معیار نسبتاً بلند ہو جاتا ہے۔ ان لوگوں میں ایک باطل مذہب کا پیرو ہونے کے باوجود قربانی پائی جاتی ہے۔

1911ء میں مَیں ڈلہوزی گیا تو وہاں اُن دنوں عیسائیوں کا مشہور پادری ینگسن آیا ہوا تھا۔ یہ وہی ینگسن تھا جس کے ذریعہ سیالکوٹ میں عیسائیت مضبوط ہوئی اور سینکڑوں ادنیٰ اقوام کے لوگ عیسائی بن گئے۔ یہ شخص اسلام کے خلاف روزانہ بازار میں ٹریکٹ تقسیم کیا کرتا تھا۔ جب متواتر اسلام کے خلاف ٹریکٹ تقسیم ہونے لگے تو مسلمانوں میں ایک شور مچ گیا اور انہوں نے چاہا کہ اس پادری کے ساتھ کسی مسلمان عالم کی بحث کروائی جائے۔ اُن دنوں بیلون چھاؤنی میں ایک بڑے جوشیلے مولوی صاحب رہتے تھے۔ اُن کو پتا تھا کہ میں آیا ہوا ہوں۔ جب لوگ اُن کے پاس پہنچے کہ آپ چل کر پادری صاحب کا مقابلہ کریں تو وہ کہنے لگے مرزائیوں کو عیسائیوں کا مقابلہ کرنا خوب آتا ہے اس لیے اگر کسی کو لے جانا ہی ہے تو مرزا صاحب کا بیٹا یہاں آیا ہوا ہے اُسے اپنے ساتھ لے جاؤ۔ چنانچہ ان کا ایک وفد میرے پاس آیا اور میں اُن کے ساتھ چل پڑا۔ پہلے اِدھر اُدھر کی باتیں ہوتی رہیں اور وہ کہنے لگے مجھے سیالکوٹ سے پونا4 تبدیل کر دیا گیا تھا۔ مجھے خیال آیا کہ ڈلہوزی میں لوگ عموماً موسم گرما گزارنے کے لیے آیا کرتے ہیں اِس سال وہاں چلیں اور لوگوں کو تبلیغ کریں۔ یہاں پادریوں کے ٹھہرنے کے لیے دو کوٹھیاں بنی ہوئی ہیں۔ چنانچہ میں نے یہاں آ کر تبلیغ شروع کر دی ہے۔ اس کے بعد وہ کہنے لگے آپ کا کیا مذہب ہے؟ میں نے کہا میں تو ایک محقّق ہوں۔ کہنے لگے آپ مسلمان ہیں یا کسی اَور مذہب سے تعلق رکھتے ہیں؟ میں نے کہا آپ صرف مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لیے آئے ہیں یا سب کو؟ کہنے لگے سب کو۔ میں نے کہا تو پھر میرا کوئی بھی مذہب ہو آپ کو اس سے کیا؟ آپ مجھے تبلیغ کیجیے اور اپنا شکار بنا لیجیے۔ کہنے لگے عیسائیت کی تثلیث پر بنیاد ہے اور ہم تین اقنوم تسلیم کرتے ہیں خدا باپ، خدا بیٹا اور خدا روح القدس۔ میں نے کہا کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ دنیا جو پیدا ہوئی ہے یہ خدا باپ نے پیدا کی ہے یا خدا بیٹے نے پیدا کی ہے یا خدا روح القدس نے پیدا کی ہے؟ کہنے لگا تینوں نے الگ الگ پیدا کی ہے۔ میں نے کہا کیا تینوں الگ الگ بھی پیدا کر سکتے تھے؟ کہنے لگا ہاں۔ اُس وقت اُن کے میز پر ایک پنسل پڑی تھی۔ میں نے کہا اگر اِس وقت آپ کو پنسل اُٹھانے کی ضرورت ہو اور آپ آوازیں دینی شروع کر دیں کہ بیرے! اِدھر آؤ، باورچی اِدھر آؤ، نوکر اِدھر آؤ اور جب وہ آ جائیں تو آپ کہیں کہ سب مل کر یہ پنسل اُٹھا دو تو وہ

آپ کے متعلق کیا خیال کریں گے؟ کہنے لگا یہی کہ میں پاگل ہوگیا ہوں۔ میں نے کہا جب خدا باپ بھی زمین و آسمان پیدا کرسکتا ہے اور خدا بیٹا بھی پیدا کرسکتا ہے اور خدا روح القدس بھی پیدا کرسکتا ہے مگر باوجود اس کے کہ وہ تینوں الگ الگ پیدا کرنے کی طاقت رکھتے ہیں پھر بھی ان تینوں نے مل کر یہ دنیا بنائی۔ تو بتائیے یہ تینوں خدا پاگل ہوئے یا نہیں؟ اور آیا پاگل بھی خدا ہوسکتا ہے؟ کہنے لگے اصل بات یہ ہے کہ تثلیث کا مسئلہ کفارہ پر مبنی ہے۔ جب تک کفارہ کا مسئلہ سمجھ میں نہ آئے تثلیث کا مسئلہ نہیں سمجھا جا سکتا۔

چنانچہ دوسرے دن کفارہ پر بحث ہوئی۔ میں نے کہا آپ یہ بتائیں کہ حضرت ابراہیم اور حضرت داؤد وغیرہ کیوں کفارہ نہیں ہوئے صرف مسیحؑ کیوں کفارہ ہوئے؟ کہنے لگے اس لیے کہ وہ گنہگار تھے۔ میں نے کہا کیوں؟ کہنے لگے آدم کا گناہ ورثہ میں ملا تھا جس کی وجہ سے وہ بھی گنہگار ہوگئے۔ میں نے کہا شیطان ورغلانے کے لیے حوا کے پاس گیا تھا یا آدم کے پاس؟ کہنے لگے حوا کے پاس۔ میں نے کہا حوا کے پاس کیوں گیا تھا؟ کہنے لگے اِس لیے کہ حوا اُسے کمزور نظر آئی اور اُس نے سمجھا کہ وہ جلدی میری بات مان لے گی۔ میں نے کہا تو پھر اس سے معلوم ہوا کہ حوا کی بیٹیاں زیادہ کمزور ہیں اور آدم طاقتور تھا۔ پھر میں نے کہا اب آپ یہ بتائیے کہ اگر گرم اور سرد پانی ملا دیا جائے تو کیا نتیجہ نکلے گا؟ کہنے لگے یہی کہ گرم پانی کی گرمی کم ہوجائے گی اور سرد پانی کی سردی کم ہوجائے گی اور پانی آپس میں سمویا جائے گا۔ میں نے کہا اس مثال سے واضح ہوتا ہے کہ حوا اور آدم دونوں سے جو نسل چلی وہ تو سموئی گئی۔ اس میں کچھ حوا کی کمزوری آئی اور کچھ آدم کی طاقت آئی۔ مگر آپ کے مسیحؑ تو صرف ایک عورت کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔ پس مسیح جو حوا سے پیدا ہوا وہ دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ گنہگار تھا۔ پھر جو دوسروں سے زیادہ گنہگار تھا وہ کفارہ کس طرح ہوگیا؟ کہنے لگا وہ تو خدا کا بیٹا تھا۔ میں نے کہا آپ کے پاس اُس کے خدا کا بیٹا ہونے کا کوئی ثبوت نہیں۔ آپ کی کتابوں میں تو لکھا ہے کہ جتنے نیکوکار ہیں سب خدا کے بیٹے ہیں۔5 پھر آپ اَوروں کو بھی خدا تعالیٰ کا بیٹا کیوں نہیں مانتے؟ غرض وہ بہت ہی لاجواب اور شرمندہ ہوا۔

آجکل پاکستان میں پھر عیسائیت نے سر اُٹھانا شروع کیا ہے۔ چنانچہ مری میں بھی وہ اشتہار وغیرہ بانٹتے رہے ہیں اور لاہور میں بھی اُن کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ اس لیے دوستوں کو چاہیے کہ وہ

عیسائیت کا مقابلہ کریں اور اللہ تعالیٰ سے دُعائیں بھی کرتے رہیں کہ وہ اسلام کو غلبہ دے اور اس کی مضبوطی کے زیادہ سے زیادہ سامان پیدا کرے"۔ (الفضل 6 ستمبر 1961ء)

---

1 : الناس: 4

2 : ضرورۃ الامام روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 495

3 : مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجّال

4 : پونا: (پونے /پونا Pune) ہندوستان کے صوبہ مہاراشٹر کا ایک شہر (وکی پیڈیا۔ آزاد دائرہ معارف زیر لفظ "پونا")

5 : متی باب 5 آیت 9